جس گناہ سے سچی توبہ کرلی کیا اس پر پکڑ ہوگی؟

مجیب: مولانا محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3556

تاریخ اجراء: 09 شعبان المعظم 1446ھ / 08 فروری 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ قرآن میں آیا ہے "وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ" (جو ایک ذرہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا)، دوسری طرف حدیث پاک میں آیا ہے کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ جس گناہ سے سچی توبہ کرلی جائے کیا ان گناہوں پر بھی قیامت کے دن پکڑ ہوگی اور سوال کیا جائے گا؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جی نہیں! جو گناہ سچی توبہ یا اعمال صالحہ کے سبب مٹ چکے، قیامت کے دن ان کے متعلق نہ سوال کیا جائے گا اور نہ ہی کوئی پکڑ ہوگی کیونکہ وہ کالعدم ہو چکے بلکہ بعض صورتوں میں توبہ کرنے والے کے گناہ مٹا کر اس کے بدلے نیکیاں دی جائیں گی۔

مشکاۃ المصابیح میں حدیث پاک منقول ہے: "عن عبد اللہ بن مسعود رضي اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم «التائب من الذنب كمن لا ذنب له" ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔

اس حدیث پاک کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے: "اى: في عدم المؤاخذة، بل قد يزيد عليه بأن ذنوب التائب تبدل حسنات" ترجمہ: یعنی مواخذہ نہ ہونے میں بلکہ کبھی کبھار توبہ کرنے والے کے گناہوں کو نیکیوں سے تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ (مشکاۃ المصابیح و مرقاۃ المفاتیح، ج4، ص1636، حدیث 2363، مطبوعہ بیروت)

مراٰۃ المناجیح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"توبہ سے مراد سچی اور مقبول توبہ ہے جس میں تمام شرائط جواز و شرائط قبول جمع ہوں کہ حقوق العباد اور حقوق شریعت ادا کر دیئے جائیں، پھر گزشتہ کوتاہی پر ندامت ہو اور آئندہ نہ کرنے کا عہد۔ **اس توبہ سے گناہ پر مطلقاً پکڑ نہ ہوگی بلکہ بعض صورتوں میں تو گناہ نیکیوں سے بدل جائیں گے**۔(مراٰۃ المناجیح، ج3، ص378، 379، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

فتاوی رضویہ میں امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"سچی توبہ اللہ عزوجل نے **وہ نفیس شے بنائی ہے کہ ہر گناہ کے ازالے کو کافی ووافی ہے، کوئی گناہ ایسا نہیں کہ سچی توبہ کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ شرک وکفر**۔ سچی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گناہ پر اس لیے کہ وہ اس کے رب عزوجل کی نافرمانی تھی، نادِم و پریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گُناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دِل سے پُورا عزم کرے، جو چارۂ کار اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بجالائے۔ مثلاً نماز روزے کے ترک یا غصب، سرقہ، رشوت، ربا سے توبہ کی تو صرف آئندہ کے لیے ان جرائم کا چھوڑ دینا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی ضرور ہے جو نماز روزے ناغہ کیے ان کی قضا کرے، جو مال جس جس سے چھینا، چرایا، رشوت، سود میں لیا انہیں اور وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو واپس کر دے یا معاف کرائے، پتا نہ چلے تو اتنا مال تصدق کر دے اور دل میں یہ نیت رکھے کہ وہ لوگ جب ملے اگر تصدق پر راضی نہ ہوئے اپنے پاس سے انہیں پھیر دوں گا"(فتاوی رضویہ، ج21، ص121-122، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net